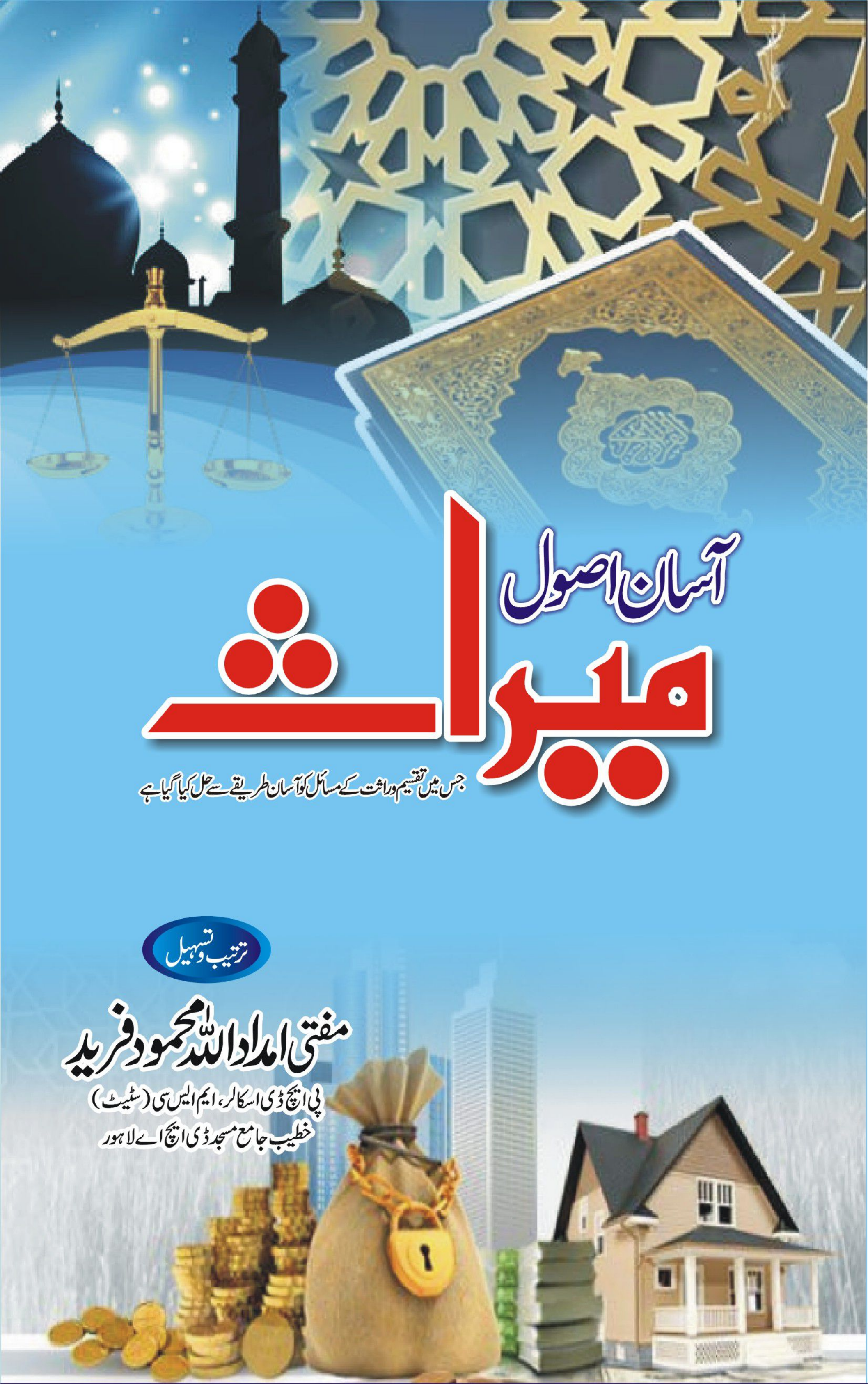


آسان اصول

میراث

جس میں تقسیم وراثت کے مسائل کو آسان طریقے سے حل کیا گیا ہے

ترتیب و تسہیل

مفتی امداد اللہ محمود فرید

پی ایچ ڈی اسکالر، ایم ایس سی (سٹیٹ)

خطیب جامع مسجد ڈی ایچ اے لاہور

آسان اصول میراث

جس میں تقسیم وراثت کے مسائل کو آسان طریقے سے حل کیا گیا ہے

ترتیب وتسہیل

مفتی امداد اللہ محمود فرید

پی ایچ ڈی اسکالر، ایم ایس سی (سٹیٹ)

خطیب جامع مسجد ڈی ایچ اے لاہور

نظر ثانی

مفتی کفایت اللہ فرید

ایم ایس سی (میتھ)

طالب دعا

ماسٹر محمد ایاز

دار الافتاء جامعہ فریدیہ امدادیہ

محمود آباد، نزد موسیٰ ٹاؤن ڈیرہ اسماعیل خان

نام کتاب	----------	**آسان اصول میراث** (جس میں تقسیم وراثت کے مسائل کو آسان طریقے سے حل کیا گیا ہے)
ترتیب و تسہیل	----------	**مفتی امداداللہ محمود فرید** پی ایچ ڈی (سکالر)، ایم ایس سی (سٹیٹسٹکس) خطیب جامع مسجد ڈی ایچ اے لاہور
نظر ثانی	----------	**مفتی کفایت اللہ فرید** مفتی دارالافتاء جامعہ فریدیہ امدادیہ ڈیرہ اسماعیل خان
پسندیدہ فرمودہ	----------	مولانا عبیداللہ انور
کمپوزنگ وڈیزائننگ	----------	شہباز احمد بلوچ
طالب دعا	----------	حافظ اسداللہ مدنی
تعداد	----------	ایک ہزار
سن اشاعت	----------	جولائی 2020
صفحات	----------	36
رابطہ کیلئے		092313-9347079 092333-9952678

فہرست

پیش لفظ

آقائے نامدار فخر المرسلین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میراث کے متعلق جو احکامات وارشادات اپنی امت کو مرحمت فرمائے ہیں ان کا باقاعدہ طور پر قرآن مجید میں ذکر ،وصیت اور وراثت کے قوانین کی صورت میں موجود ہے، آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امت محمدﷺ اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں غفلت کا شکار ہے اور حق دار لوگوں کو اپنے مواتی کے ترکہ سے محروم کر دیا جاتا ہے بالخصوص بہنوں کو والدین کی وفات کے بعد ان کے بھائی ان کو اپنے حق وراثت سے محروم کر رہے ہیں۔ ماں باپ بیٹیوں پر بیٹوں کو ترجیح دیتے ہوئے یکسر بیٹیوں کو اپنے مال سے محروم کر کے اپنے بیٹوں کو اپنے ترکہ کا وارث بنا دیتے ہیں۔ یہ المیہ زیادہ تر پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش اور ایشین ممالک میں ہے۔

چنانچہ حال ہی میں اس المیہ کے تناظر میں پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے باقاعدہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے جو قانون مرتب کیا ہے اس کے تحت عورتوں کے حقوق کی پاسداری اور میراث کی تقسیم میں ان کا حصہ دلوانے کیلئے نادرا جو ایک قومی ادارہ ہے اسے صوابدیدی اختیارات دیتے ہوئے اس قانون کے تحت کسی بھی شخص کی وفات کے بعد اس متوفی کے ترکہ کے تمام منقولہ اور غیر منقولہ پراپرٹی اور اکاؤنٹس منجمد کر کے باقاعدہ اسلامی اصول میراث کے تقسیم کار کے تحت ورثاء پر مال کو تقسیم کرنے کا حکم کیا ہے، جو کہ حکومت وقت کی طرف سے ایک خوش آئند اقدام ہے۔ جسے خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔

میرے قابل احترام مفتی امداد اللہ محمود فرید جو مولانا ڈاکٹر فرید الدینؒ کے بیٹے اور شیخ الحدیث مولانا علاو الدینؒ کے پوتے اور شیخ الحدیث مولانا سراج الدینؒ کے نہ صرف

نواسے ہیں بلکہ درس نظامی، حصول علوم شرعیہ میں ان کے شاگرد خاص ہیں اور اس وقت ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹی لاہور میں باقاعدہ امام وخطیب اور مفتی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جب کہ اس سے پہلے عرب ملک کویت کی جامع مسجد ثنیان الغانم میں بحثیت خطیب ومفتی اور دارالقرآن کویت میں بحیثیت مدرس اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بطور داعی ومرشد دینی دعوت وارشاد وتبلیغ عرصہ گیارہ سال تک اپنی دینی خدمات دے چکے ہیں۔میں مرتب کی اس علمی کاوش ''آسان اصول میراث (جس میں تقسیم وراثت کے مسائل کو آسان طریقے سے حل کیا گیا ہے)'' پر مختصر اور آسان کتاب لکھنے پر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی جانب سے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان شااللہ اس کتاب سے ہر عام وخاص اپنے مسئلہ کے حل کے لئے ازخود باآسانی جواب حاصل کرسکتا ہے جو دراصل منہج نبوی ﷺ کے اس مفہوم ارشاد ''علم میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ'' کے مطابق مفتی صاحب مصداق ٹھرتے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج
سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت، آل ورلڈ
بانی وسرپرست اعلیٰ جامعہ مسجد پریس کلب، صحافی
کالونی لاہور، مقیم حال مدینہ منورہ، سعودی عرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذوی الفروض جن کا حصہ قرآنی آیات یا شریعت مطہرہ سے مقرر شدہ ہو وہ کل بارہ (12) افراد ہیں۔ چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔ 1۔ باپ 2۔ دادا اوپر تک 3۔ ماں شریک بھائی (خیفی) 4۔ شوہر 5۔ بیوی 6۔ بیٹی 7۔ پوتی نیچے تک 8۔ حقیقی بہن 9۔ باپ شریک بہن (علاتی) 10۔ ماں شریک بہن (خیفی) 11۔ ماں 12۔ دادی اور نانی اوپر تک، یہ سب سے پہلے میراث لینے میں مقدم ہیں۔ عصبات وہ وارث جن کا حصہ قرآنی آیات سے ثابت نہیں لیکن ان کا حصہ ذوی الفروض کو ملنے کے بعد بطور عصبہ باقی سارا ترکہ وہ لیں گے یہ کل آٹھ (8) ہیں۔ جن میں چار (4) مرد اور چار (4) عورتیں ہے۔ 1۔ بیٹا اور اس کی مذکر اولاد 2۔ باپ اور اس سے اوپر دادا پردادا 3۔ بھائی اور اس کی مذکر اولاد (بھتیجا) 4۔ چچا اور اس کی مذکر اولاد (چچازاد بھائی) 5۔ بیٹی 6۔ پوتی 7۔ حقیقی بہن 8۔ باپ شریک بہن (علاتی)۔ ذوی الارحام وہ رشتہ دار ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات، یعنی نواسے، بھانجے۔

ورثا میں ترکہ تقسیم کرنے کی خاطر مسئلہ بنانے کے آسان طریقے

قسم اول

نصف	ربع	ثمن
(آدھا) 1/2	(چوتھائی) 1/4	(آٹھواں) 1/8

قسم دوم

ثلثان	ثلث	سدس
(دوتہائی) 2/3	(تہائی) 1/3	(چھٹا) 1/6

☆۔ جب ورثا پہلی قسم سے ہوں یعنی ورثا میں نصف (آدھا 1/2) حصہ پانے والے اور ربع (چوتھائی 1/4) حصہ پانے والے جب اکٹھے ہوں یا پھر نصف (آدھا 1/2) حصہ پانے والے اور ثمن (آٹھواں 1/8) حصہ پانے والے اکٹھے ہوں تو مسئلہ نمبر کم حصہ والے عدد سے بنائیں گے

مثال 1: نصف (آدھا 1/2) اور ربع (چوتھائی 1/4)۔

مسئلہ نمبر 4

خاوند	بیٹی	بھائی
چوتھائی (ربع 1/4)	آدھا (نصف 1/2)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	2	1

کیونکہ آدھا اور چوتھائی میں کم حصہ چوتھائی کا ہے اس لیے مسئلہ نمبر 4 سے نکالیں گے۔

مثال 2: آدھا (نصف 1/2) اور آٹھواں (ثمن 1/8)

مسئلہ نمبر 8

بیوی	بیٹی	بھائی
آٹھواں (ثمن 1/8)	آدھا (نصف 1/2)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	4	3

☆۔ جب ورثا دوسری قسم سے ہوں یعنی ثلثان (دو تہائی 2/3) اور ثلث (تہائی 1/3) اکٹھے ہوں یا ثلث (تہائی 1/3) اور سدس (چھٹا 1/6) حصے کے وارث اکٹھے ہوں تو مسئلہ نمبر کم حصہ سے بنائیں گے۔

مثال 1۔ ثلث (تہائی 1/3) اور ثلثان (دو تہائی 2/3)

مسئلہ نمبر 3

ماں شریک بہن 2	حقیقی بہن 2
تیسرا (ثلث 1/3)	دو تہائی (ثلثان 2/3)
1	2

کیونکہ تہائی 1/3 اور دو تہائی 2/3 میں کم حصہ تہائی کا ہے اس لیے مسئلہ نمبر 3 سے نکالیں گے۔

مثال 2۔ تہائی (ثلث 1/3) اور چھٹا (سدس 1/6)

مسئلہ نمبر 6

ماں	ماں شریک بہن	حقیقی بھائی
تیسرا (ثلث 1/3)	چھٹا (سدس 1/6)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
2	1	3

کیونکہ تہائی 1/3 اور چھٹا 1/6 میں کم حصہ چھٹا کا ہے اس لیے مسئلہ نمبر 6 سے بنائیں گے۔

مثال 3۔ دو تہائی (ثلثان 2/3)، تیسرا (ثلث 1/3) اور چھٹا (سدس 1/6)

مسئلہ نمبر 6 عول 7

ماں	حقیقی بہن 2	ماں شریک بہن 2
چھٹا (سدس 1/6)	دو تہائی (ثلثان 2/3)	تیسرا (ثلث 1/3)
1	4	2

نوٹ: کیونکہ وارثوں کے حصوں کی مجموعی تعداد کا عدد (1+4+2)=7 مسئلہ نمبر 6 سے بڑھ گیا ہے اس لیے بطور عول اب مسئلہ نمبر 7 سے ہوگا۔ عول کا ذکر آگے آرہا ہے۔

جبکہ دو تہائی اور تہائی اور چھٹا میں کم حصہ چھٹا کا ہے اس لیے مسئلہ نمبر 6 سے بنائیں گے۔

جب ورثا کے حصوں کی تقسیم میں پہلی قسم کے ساتھ دوسری قسم کے حصے شامل ہو جائیں تو درج ذیل قاعدے کے تحت مسئلہ نمبر بنایا جائے گا۔

نمبر 1۔ اگر آدھا 2/1 (نصف) حصہ کے ساتھ چھٹا 6/1 (سدس) یا تیسرا 3/1 (ثلث) یا دو تہائی 3/2 (ثلثان) حصہ آئے تو ان تینوں صورتوں میں مسئلہ نمبر چھ (6) سے بنے گا۔

مسئلہ نمبر 6

بیٹی 1	دادی	دادا
آدھا (نصف) 2/1	چھٹا (سدس) 6/1	باقی ترکہ

کیونکہ قسم اول سے آدھا (نصف 1/2) ہے اور قسم دوم سے دوسرے حصے ہیں۔

نمبر 2۔ اگر چوتھا 4/1 (ربع) حصہ کے ساتھ چھٹا 6/1 (سدس) یا تیسرا 3/1 (ثلث) یا دو تہائی 3/2 (ثلثان) حصہ آئے تو مسئلہ نمبر بارہ (12) سے بنے گا۔

مسئلہ 12

دادا	ماں	بیوی
باقی ترکہ	تیسرا (ثلث)3/1	چوتھا (ربع)4/1

کیونکہ قسم اول سے چوتھا (ربع 1/4) آیا ہے اور قسم دوم سے دوسرے حصے ہیں۔

نمبر 3۔اگر آٹھواں 8/1 (ثمن) حصہ کے ساتھ چھٹا 6/1 (سدس) یا تیسرا 3/1 (ثلث) یا دو تہائی 3/2 (ثلثان) حصہ آئے تو مسئلہ نمبر چوبیس (24) سے بنے گا۔

مسئلہ نمبر 24

دادا	باپ	بیوی 4	بیٹیاں 4، بیٹا 1
م	چھٹا (سدس) 6/1	آٹھواں (ثمن) 8/1	بیٹا بیٹی دونوں عصبہ (باقی سارا ترکہ)

کیونکہ قسم اول سے آٹھواں (ثمن 1/8) آیا ہے اور قسم دوم سے دوسرے حصے ہیں۔

☆☆☆

شوہر کا حصہ اور بیوی کا ترکہ

☆1۔ میت (بیوی) کی اولاد میں سے کوئی مذکر (بیٹا) اور مؤنث (بیٹی) اولاد میں سے کوئی نہ ہو تو شوہر ترکہ کا آدھے (نصف 1/2) مال کا وارث ہوگا۔

مثال: اولاد نہ ہو تو خاوند کو آدھا حصہ ملے گا

میت (بیوی) مسئلہ نمبر 2

خاوند	باپ
آدھا (نصف) 1/2	عصبہ (باقی سارا ترکہ)
1	1

☆☆☆

کیونکہ باپ بحیثیت عصبہ وارثوں میں مال تقسیم ہونے کے بعد بقیہ سارے مال کا مالک ہوتا ہے اس لیے اس کو بقایا ایک حصہ دیا گیا۔

☆2۔ میت (بیوی) کی اولاد میں سے کوئی مذکر (بیٹا) اور مؤنث (بیٹی) اولاد میں سے کوئی ہو تو شوہر ترکہ کے چوتھائی (ربع 1/4) مال کا وارث ہوگا۔

مثال: اولاد مذکر یا مونث ہو تو خاوند کو چوتھا حصہ ملے گا

میت (بیوی) مسئلہ 12

خاوند	بیٹی	باپ
چوتھا (ربع) 1/4	آدھا (نصف) 1/2	چھٹا (سدس) 1/6 (عصبہ, باقی سارا ترکہ)
3	6	(1+2)

کیونکہ مذکر (بیٹا) اولاد نہ ہونے کی صورت میں باپ عصبہ بنے گا۔ یعنی بقیہ کل مال کا وارث ہوگا۔

☆☆☆

مثال: مذکر اولاد بیٹا، پوتا، پر پوتا اور مؤنث اولاد بیٹی، پوتی یا پر پوتی نہ ہو تو باپ عصبہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر 1

باپ
عصبہ، باقی سارا ترکہ
1

کیونکہ مذکر اور مؤنث اولاد نہ ہونے کی وجہ سے باپ بطور عصبہ محض کل مال کا مالک ہوگا۔

☆☆☆

☆**3۔میت کی اولاد میں سے صرف ایک بیٹی یا ایک پوتی یا ایک پر پوتی ہو تو بیٹی یا پوتی یا پر پوتی** والد کے ترکہ میں آدھے (نصف) مال کی مالک ہوگی اور اپنے حصہ کے ساتھ بطور عصبہ بقایا ترکہ کا مالک باپ ہوگا۔ کسی کی وجہ سے باپ محروم نہ ہوگا۔

مثال: مذکر اولاد بیٹا، پوتا یا پر پوتا نہ ہو اور ایک بیٹی یا پوتی یا پر پوتی ہو تو باپ کو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور عصبہ بھی ہوگا۔

مسئلہ نمبر 6

باپ	بیٹی یا پوتی یا پر پوتی
چھٹا 1/6 (سدس) (عصبہ، باقی سارا ترکہ)	آدھا 1/2 (نصف)
1+2	3

☆☆☆

☆**4۔میت کے باپ کی موجودگی میں** میت کے دادا، دادی، نانی، بھائی اور بہن کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر میت کا باپ موجود نہیں تو دادا یا دادا کی عدم موجودگی میں پر دادا باپ کی طرح میت کے ترکہ مال کا وارث بنے گا جیسے باپ کے احکام میں اوپر بیان کیا جا چکا ہیں۔

☆☆☆

ماں کا حصہ اور اولاد کا ترکہ

☆ **1۔ میت کی اولاد یا** مذکر اولاد کی اولاد موجود ہو یا میت کے دو یا دو سے زائد بہن بھائی موجود ہوں چاہے وہ میت کے سگے ماں باپ شریک یا صرف ماں شریک یا باپ شریک بہن بھائی ہوں تو ایسی صورت میں ماں ترکہ کے مال کا چھٹا (سدس) حصہ کی مالک ہوگی۔

مثال (الف): اولاد کی موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

مسئلہ نمبر 6

بیٹا	ماں
(عصبہ، باقی سارا ترکہ)	چھٹا (سدس) 1/6
5	1

مثال (ب): اولاد کی عدم موجودگی میں اور دو بھائی بہن کے ہوتے ہوئے ماں کو چھٹا حصہ ملیگا

مسئلہ نمبر 6

چچا	حقیقی بہن 2	ماں
(عصبہ، باقی سارا ترکہ)	دو تہائی (ثلثان) 2/3	چھٹا (سدس) 1/6
1	4	1

کیونکہ اولاد کی عدم موجودگی میں فقط ایک حقیقی بہن کو نصف اور دو حقیقی بہنوں کو دو تہائی حصہ ملتا ہے اور چچا عصبہ بنتا ہے۔

☆ **2۔ میت کی اولاد نہ ہو یا** مذکر اولاد کی اولاد موجود نہ ہو اور میت کے دو یا دو سے زائد بہن بھائی موجود نہ ہوں یا بالکل بہن بھائی نہ ہوں یا ایک بہن یا ایک بھائی ہو تو ایسی صورت میں ماں اپنی اولاد کے ترکہ کے کل مال کا تیسرا (ثلث کل) حصہ کی مالک ہوگی۔

مثال: ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ (ثلث کل) ملے گا جب اولاد نہ ہو اور دو عدد بہن بھائی نہ ہوں اور یا ایک بہن یا ایک بھائی ہو۔

مسئلہ نمبر 6

ماں	ماں شریک بھائی 1	خاوند
تیسرا حصہ 1/3 (ثلث کل)	چھٹا (سدس) 1/6	آدھا (نصف) 1/2
2	1	3

☆☆☆

☆ **3۔ میت کی اولاد نہ ہو** یا مذکر اولاد کی اولاد موجود نہ ہو اور میت کے دو یا دو سے زائد بہن بھائی موجود نہ ہوں یا بالکل بہن بھائی نہ ہوں اور اگر ماں کے ساتھ میت کا باپ بھی زندہ ہو اور شوہر یا بیوی میں سے کوئی ایک ہو تو شوہر یا بیوی کو پہلے حصہ دے دینے کے بعد باقی ترکہ میں سے ماں مال کے تیسرا (ثلث) حصہ کی مالک ہو گی۔ اس کو ثلث مابقی کہتے ہیں۔ مثلاً زینب نے ماں، باپ اور شوہر یا زید نے ماں، باپ اور بیوی صرف وارثوں میں چھوڑی اور کوئی اولاد نہ چھوڑی تو کل ترکہ کا نصف (آدھا) حصہ شوہر کو یا چوتھا (ربع) حصہ بیوی کو اور باقی ترکہ مال میں سے ماں کو تہائی (ثلث مابقی) حصہ ملے گا۔

مثال (الف): باپ اور ماں کے ساتھ صرف شوہر یا بیوی ہو تو شوہر یا بیوی کو حصہ دینے کے بعد پھر بقیہ ترکہ میں ماں کو تیسرا حصہ (ثلث مابقی) ملے گا

مسئلہ نمبر 12

بیوی	ماں	باپ
چوتھا 1/4 (ربع)	تیسرا (ثلث مابقی) 1/3	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
3	3 (باقی نو حصوں میں سے)	6

نوٹ: بیوی کا حصہ نکالنے کے بعد کل 9 حصوں میں ماں کو 3 اور باقی حصہ 6 باپ کو دیا جائے گا۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملے گا لیکن امام ابو یوسف ماں کو دونوں حالتوں میں ثلث مابقی کے قائل ہیں۔

ماں کو دو حالتوں میں ثلث مابقی ملے گا۔ 1۔صرف باپ اور شوہر ہو، 2۔ باپ اور بیوی ہو۔
یعنی بیوی، شوہر کا حصہ نکال کر باقی مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائے گا۔

مثال (ب): باپ اور ماں کے ساتھ صرف شوہر یا بیوی ہو تو شوہر یا بیوی کو حصہ دینے کے بعد پھر بقیہ ترکہ میں ماں کو تیسرا حصہ (ثلث مابقی) ملے گا

مسئلہ نمبر 6

شوہر	ماں	باپ
آدھا (نصف) 1/2	1/3 (ثلث مابقی)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
3	1 (باقی تین حصوں میں)	2

☆☆☆

☆۔**اگر میت** کے صرف ماں باپ ہوں تو ماں کل مال کا تیسرا حصہ (ثلث) ملے گا اور باقی مال باپ کو ملے گا۔

مثال: صرف ماں باپ کی صورت میں ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملے گا

مسئلہ نمبر 3

ماں	باپ
تیسرا (ثلث)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	2

کیونکہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں باقی مال باپ کو بطور عصبہ ملے گا۔

☆☆☆

دادی، دادا اور نانی کا حصہ

☆**1۔اگر میت** کی ماں یا باپ میں سے کوئی موجود نہیں تو دادی نانی کو ترکہ کا چھٹا (سدس) حصہ ملے گا۔

مثال: دادی یا نانی ان میں ایک ہو یا دونوں چھٹا حصہ میں برابر کی شریک ہوں گی

مسئلہ نمبر 6

دادی اور نانی	حقیقی بہن	باپ شریک بہن	چچا
چھٹا 1/6 (ایک یا دونوں کے لئے)	آدھا 1/2 (نصف)	چھٹا 1/6 (سدس)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	3	1	1

☆☆☆

☆**2۔اگر میت** کی ماں موجود ہے تو دادی نانی کو کچھ نہ ملے گا۔

مثال: ماں کی موجودگی میں دادیاں اور نانیاں دونوں محجوب ہوں گی کچھ نہ ملے گا

مسئلہ نمبر 3

ماں	دادی اور نانی	حقیقی بھائی
تیسرا حصہ 1/3 (ثلث کل)	(محجوب) کچھ نہ ملے گا	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	م	2

☆☆☆

☆**3۔اگر میت** کا باپ موجود ہے تو دادی کو کچھ نہ ملے گا یعنی محجوب ہوگی لیکن باپ کی موجودگی میں نانی محجوب نہ ہوگی اسے سدس (چھٹا) حصہ ملے گا۔

مثال: باپ کی موجودگی میں نانی کو چھٹا حصہ ملے گا

مسئلہ نمبر 6

نانی	دادی	باپ
چھٹا 1/6 (سدس)	(مجوب) کچھ نہ ملے گا	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	م	5

☆☆☆

☆ ۔ **دادا کی موجودگی** میں دادی کو چھٹا (سدس) ملے گا یعنی مجوب نہ ہوگی بلکہ پردادی کو کچھ نہ ملے گا یعنی مجوب ہوگی۔

مثال: دادی کی موجودگی میں پردادی کو کچھ نہ ملے گا

مسئلہ نمبر 6

دادی	دادا	پردادی
چھٹا 1/6 (سدس)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)	(مجوب) کچھ نہ ملے گا
1	5	م

کیونکہ باپ کی عدم موجودگی میں دادا بطور عصبہ بقیہ کل مال کا مالک ہوگا۔

☆☆☆

☆ ۔ **قریب والی** نانی یا دادی کی موجودگی میں دور والی پردادی یا پرنانی کو کچھ نہ ملے گا یعنی مجوب کردیں گی۔

مثال: قریب کی موجودگی میں دور والے کو کچھ نہ ملے گا

مسئلہ نمبر 6

نانی	پردادی	پرنانی	بیٹا
چھٹا 1/6 (سدس)	مجوب	مجوب	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
1	م	م	5

کیونکہ بیٹا، باپ کی عدم موجودگی میں بطور عصبہ بقیہ کل مال کا مالک ہوگا۔

بیٹی کا حصہ اور ماں یا باپ کا ترکہ

☆۔1۔**اگر میت** کی فقط ایک بیٹی ہے اور کوئی مذکر اولاد نہیں تو میت کے ترکہ میں کل مال کا آدھا (نصف) حصہ بیٹی کو ملے گا۔

مثال: صرف ایک بیٹی ہو تو آدھا ترکہ ملے گا۔

مسئلہ نمبر 24:

بیٹی 1	باپ	بیوی
آدھا (نصف) 1/2	چھٹا (سدس) 1/6+ (عصبہ، باقی سارا ترکہ)	آٹھواں (ثمن) 1/8
12	5+4	3

☆۔2۔**اگر میت** کی ایک سے زائد بیٹیاں ہیں اور کوئی مذکر اولاد نہیں تو میت کے ترکہ میں کل مال کا دو تہائی (ثلثان) حصہ بیٹیوں کو ملے گا جو برابر برابر تقسیم ہو گا۔

مثال: ایک سے زائد صرف بیٹیاں ہوں تو کل مال کا دو تہائی حصہ ملے گا

مسئلہ نمبر 12 عول 13

بیٹیاں 2	خاوند	باپ
دو تہائی حصہ (ثلثان) 2/3	چوتھائی 1/4 (ربع)	چھٹا 1/6 (سدس)
8	3	2

کیونکہ مسئلہ نمبر حصوں کی تقسیم کے عدد سے گھٹ رہا ہے اس لئے عول کل حصوں (8+3+2) کے مجموعہ 13 کو لیکر برابر کریں گے گویا اب مسئلہ نمبر 12 کی بجائے 13 سے بنائیں گے یعنی کل مال کے 12 کی بجائے 13 حصے بنا کر تقسیم کریں گے۔

☆۔3۔**اگر میت** کی مذکر اور مؤنث دونوں اولاد موجود ہوں یعنی بیٹا اور بیٹی تو یہ بیٹیاں اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ بنیں گی اور ذوی الفروض قرآنی وارثوں کو پہلے ترکہ میں حصہ دینے کے

بعد باقی سارے ترکے میں کل مال کی وارث ہوں گی اور مثل حظ الانثیین کے تحت بیٹی کو آدھا اور اور بیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملے گا۔

مثال: بیٹے اور بیٹیاں دونوں موجود ہوں تو عصبہ بنیں گی اور بقایا کل مال کے وارث بنیں گی

مسئلہ نمبر 24

بیٹیاں 2 اور بیٹا 1	بیوی	باپ
(عصبہ، باقی سارا ترکہ)	آٹھواں (ثمن)	چھٹا (سدس)
17	3	4

کیونکہ میت کی اولاد میں بیٹا موجود ہے اس لئے باپ کو صرف چھٹا حصہ ملے گا باپ عصبہ نہیں بنے گا اگر میت کی صرف بیٹی ہوتی تو باپ عصبہ بھی بنتا۔

☆☆☆

پوتی کا حصہ

☆۔1۔اگر میت کی ایک پوتی ہے اور کوئی دوسری اولاد نہیں تو کل ترکہ میں مال کا پوتی کو آدھا (نصف) حصہ ملے گا۔

مثال: ایک پوتی کو ایک بیٹی کی طرح ترکہ کا آدھا حصہ ملے گا جب کہ میت کی بیٹی نہ ہو

مسئلہ نمبر 24:

پوتی 1	بیوی	باپ
آدھا 1/2 (نصف)	آٹھواں 1/8 (ثمن)	چھٹا 1/6 (سدس)+(عصبہ باقی سارا ترکہ)
12	3	5+4

کیونکہ باپ ایک پوتی کے ہوتے ہوئے بیٹی کی طرح چھٹا حصہ بھی لے گا اور بطور عصبہ بقیہ مال کا مالک بھی ہوگا

☆☆☆

☆۔2۔اگر میت کی ایک سے زائد پوتیاں ہیں اور کوئی دوسری اولاد نہیں تو کل ترکہ میں مال کا پوتیوں کو دو تہائی (ثلثان) حصہ ملے گا۔جو ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

مثال: ایک سے زائد صرف پوتیاں ہوں تو کل مال کا دو تہائی حصہ ملے گا

مسئلہ نمبر 12

پوتیاں 2	خاوند	چچا
دو تہائی حصہ (ثلثان) 2/3	چوتھائی 1/4 (ربع)	(عصبہ، باقی سارا ترکہ)
8	3	1

کیونکہ میت کی مذکر اولاد اور باپ دادا اور بھائی نہ ہونے کی وجہ سے چچا بطور عصبہ بقیہ مال کا مالک بنے گا

☆☆☆